

الحمد لله الذي جعلنا منكم

أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ



دیوبندی میگزین

سوال۔ جواباً

(ترتیب و تالیف)

مولانا غلام غوث آریاتوی

احقر محمد عدنان قادری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَعِزُّوْا إِلَهُكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ

دیوبندی میزائل

سوال جواب

جیسی نداء بفرشتہ کی حرمت اور انبیاء و اولیاء سے عظیم
کی نفی اور آنحضرت کی بشریت کا واضح ثبوت نیز بعض فرقہ افند
و ضالہ کی تردید قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے اقوال کی روشنی میں
کی گئی ہے۔ ہر مسلمان کے گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔

مولانا غلام غوث آریانوی

خطیب جامع مسجد سردار محمد زمان خان صاحب محمد شہی
بھٹہ شہی سوات

نام کتاب در لغت بندگی میرزا
 نام مؤلف مولانا غلام غوث آزاد نوی
 تاریخ اشاعت ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۹ء
 کتابت شاہد اقبال بیٹ
 قیمت 15 روپے

ملنے کے پتے

۱. حافظ محمد عثمان شاہ رونی، سید محمد شفیع العلوم ہمدانی، مدد گوشت
۲. عبد الحکیم و محمد سحری قومیدار، جامعہ صلاح العلوم مستونگ
۳. مولانا عبدالعزیز رحمانی، الہ آباد سبھی جوہرستان
۴. مولانا فیروز الدین عطیہ مدنی مسجد گزریہ مراد پور
۵. سید رشید شاہ امروٹی، جامعہ امروٹیہ از مستند محمد جوہرستان
۶. سید ارشد شاہ، نظام الدین شاہ جامعہ مدینہ العلوم بھاک
۷. مولانا عبد الغنی، مولانا محمد قاسم مدنی، شمیم گزریہ الہ یار
۸. مولانا خلیفہ کتب خانہ مسجد روڈ مستونگ
۹. مولانا عبد الستار گمراہی، مدرسہ خالد بن ولید گمراہ

فہرست

حافل پیر۔ پاگل فقیر	۱	والا فقہائے احناف کے نزدیک مولانا
یار رسول اللہ مدد، سوال و جواب	۱۲	کافر ہے۔
یا محمدؐ بھگنا، بکھنا، . . .	۱۳	شیخ جیلانیؒ کے نزدیک حضورؐ کو
الصلوة والسلام علیک		عالم الغیب کہنے والا کافر ہے
یار رسول اللہ، سوال و جواب	۱۴	آنحضرتؐ نور البشیر، سوال و جواب
حضورؐ کے عالم الغیب اور حاضر		امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شیعوں کا فرقہ
ناظر ہونے کے متعلق سوال و جواب	۱۸	امام مالکؒ
وہ احادیث مبارکہ جو نفی		امام شافعیؒ
علم غیب آنحضرتؐ پر وال ہیں	۲۶	امام حنبلؒ
اولیاء کرام کی روحوں کو		مجدد المہف ثانیؒ کا فتویٰ
حاضر ناظر جاننا، سوال و جواب	۳۱	بدعتی مولوی کی امامت
آنحضرتؐ کو غیب دان کہنے		

انتساب!

مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے
 جس نے برصغیر میں وہ نامور مجاہد اسلام
 کے پھول میدان میں لائے جنہوں نے شرک و بدعت
 نیز اہل شرک اور اہل بدعت کے خلاف برسرِ پیکار ہو کر تپو
 و سنت کے گلستان کی آبِ یارمی اپنے خون سے کی ہے۔
 "عذارِ محبت کندہ رویشیانِ پاک طینت را"
 اللہ تعالیٰ اس مادرِ علمی کا سایہ تادیر قائم و دائم رکھے۔

"آمین"

غاک پائے علماء دیوبند

غلامِ غوث اربانوی من اللہ

۸۔ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ۔ یومِ خمیس

رائے گرامی!

مرد میدان مجاہد اعظم حضرت مولانا عبدالباقی صاحب، شیخ الحدیث و معتمد

جامعہ مفتاح العلوم کوئٹہ

حاضر و مصلیٰ۔ بعد۔ دیوبندی میزائل۔ تالیف مولانا غلام غوث

آریا نوئی صاحب، شیخ الحدیث مفتاح العلوم مستونگ، نگرے گوئی

نکندہ تعالیٰ عقیدہ مقدس کی تائید اور اہل بدعت اور شرکین کلم کے عقیدہ

فاسدہ کی تردید قرآن و سنت و اقوال ائمہ سے کی گئی ہے۔

اہل سنت و جماعت (دیوبندی) عقیدہ یہ ہے کہ کائنات میں

معبود و مسبود ذات صرف اور صرف وہی ہے۔ غائبانہ پکار اور شکل

کثانی کے لائق صرف وہی ذات باری تعالیٰ ہے جو کہ اپنی قدرت

و علم کے لحاظ سے ہر جگہ ہر آن موجود ہے۔ آنحضرت کائنات کے سردار

اور خیر البشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولف کو جزائے خیر دے۔

عَبْدُ الْبَاقِی حَضْرَت ۲۶/ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ

راے گرامی!

مبلغ الاسلام مولانا عبدالسلام

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبين بعده
مولانا غلام غوث آریا قوسی شیخ الحدیث جامعہ مستورنگ
مستورنگ نے دریو ہندی میزائل لکھ کر اُمت مسلمہ پر عظیم احسان کیا
جراہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس
خدمت کو قبول فرما کر ایسے بہرات کی عزیز توفیق عطا فرمائے۔
دریہی دعوت جس طرح زبان سے ہو سکتی ہے اسی طرح
تعیف و تالیف بھی اس کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ علوم
سے نوازے اور کتاب کو ذریعہ ہدایت بنائے۔

امیر عقید السلام عنہ الرحمہ

جامعہ فاروقیہ لیس اوہ مستورنگ

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ

راتے گرامی !

حضرت العلامة جامع معقول و منقول

حضرت مولانا علم الدین صاحب مزار سی شیع الحدیث
دار الغیوض کندھ کوٹ سندھ

نکدہ و فصل علی رسول الخیر بعد تمام عبادات فرائض ہوں

یا نافع و لما نہ کی صورت ہوں یا رکوع و روضہ ہوا یا یہ موقوف ہیں

تصحیح عقائد پر اگر عقیدہ قرآن و سنت کے مطابق ہے تو یہ عبادات اللہ

کے ہاں مقبول و منظور ہیں نہ خواستہ اگر عقیدہ میں شرک و بدعت

کے براہیم گھس کر آئے ہیں تو کوئی عبادت بارگاہ خداوندی میں سے

قبول نہیں بلکہ مردود اور ناقابل قبول ہے غرضیکہ شرک اور بدعت ایک

مہلک روحانی بیماری ہے جو آخری آمدی زندگی کے لئے تباہ کن ہے

”دیوبندی میزائل“ تالیف مولانا غلام فرحان آریا نوری نعت

کی اہم ضرورت ہے جس میں غائبانہ پکار بغیر اللہ کی توبہ اور غیورانہ

سے علم غیب کی نفی اور صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت سے نفی و
 عداوت فتنہ باغیہ کا حکم قرآن و احادیث اور تصریحات ائمہ اربعہؒ کی
 روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو جزائے خیر دے اور کتب کو
 ذریعہ ہدایت بنائے۔

”امین“

علم الدین مزارعی محف
 خادم الحدیث ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

رائے گرامی!

فاحش شرک و بدعت، خطیب اہل سنت، مجاہد
ملت محض مولانا عزت اللہ صاحب، فاضل دیوبند، خطیب
جامعہ مسجد مستزک۔

الحمد لله الذي جعل الميزان في هداية القبيح عينا وجعله سيفاً
قاطعاً على حق المصرودين الرضاخانيين الذين سماهم الله
المشركين، في كتابه النبي، وجعله معياراً للعق وهدماً للضرب
الغافلين وسلم تسليمًا كثيرًا. أما بعد - دیوبندی میزائل
تالیف مولانا غلام غوث آریانوسی، پڑھ کر بڑی خوش ہوئی
اس کو چلا کر دیکھا واقعی ہدف پر گولہ دانے پر قدرت رکھتا ہے۔
و در مار ہے۔ نشانہ قلب بدعت اور اہل بدعت پر ٹھیک ٹھاک
لگتا ہے۔ یا گل فقیر کی کہنی کے خرافاتی گولے مصنوعی بن کے موجد
انگریز ہے۔ عرفیکہ یا گل فقیر کے پاس ایسی گولے بے حساب ہیں

مگر عاقل پیر کے میزائل گولے مدنی اور منگی ہیں۔ چودہ سو سال پہلے
کی مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اسلامی جرنیلوں نے تیار کیے ہیں جو
چلا کر آزمائے گئے ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
درمیان امتیاز کرنے والی ہے۔

صحابہ کرامؓ معیار ترقی میں ۳ فرقوں میں ناجی صرف ایک
فرقہ ہے باقی سب غرافات ہیں۔ وہ ناجی فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے والا ہے۔ یا گنل فقیر کو چاہیے کہ وہ
ضد اور بہت دھرمی کو چھوڑ کر دیوبندی میزائل کے گولوں کو اپنے
پے مشعل راہ بنائے اور عاقل پیر کی اقتداء کر کے ضال اور مضل
بننے سے بچ کر رہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی محنت کو شرف قبولیت
سے نواز کر دیوبندی میزائل کو قبولیت عامہ بخشے۔ آمین

عزت اللہ فاضل دیوبند

خطیب جامع مسجد ستونگ
۲۲ جولائی ۱۴۲۹ھ

پہلے اسے پڑھیے

عاقل پیر — پاگل فقیر

دیوبندی میزائل سوال: جواباً نزدیک دی گئی ہے تو سائل پاگل فقیر اور
عجیب عاقل پیر ہے۔

پاگل فقیر — السلام علیکم یا رسول اللہ صلوٰۃ

عاقل پیر — وعلیکم السلام۔ یا اللہ صلوٰۃ جناب پاگل فقیر

صاحب دو تین سال سے نظر نہیں آ رہے ہو۔ اس وقت

کہاں رہائش پذیر ہو۔

پاگل فقیر — مشرک آباد، تحصیل بدعت پور میں رہائش پذیر

ہوں

عاقل پیر — وہاں شکم پروری کے کون سے ذرائع ہیں؟

پاگل فقیر — ہمارے اپنے شکم پروری کے ذرائع بے شمار اور

ان گنت ہیں۔

یا رسول اللہ ﷺ مدد کہنے کے متعلق سوال جواب

پاگل فخر — ہم تو اٹھے، بیٹھے یا رسول اللہ ﷺ کہتے رہتے ہیں مگر آپ دیوبندی صرف اور صرف یا اللہ کہنے کے قائل ہیں تو کہیں ماقبل پیر — قرآن مجید اور حدیث شریف نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور ساتھ تھیں بھی کی ہے کہ اٹھئے، بیٹھئے مدد کیلئے صرف اور صرف یا اللہ مدد کہا کرو۔ قرآن مجید میں ہے، وما النصر الا من عند اللہ، کہ شکل وقت میں یا اللہ مدد کہو کیونکہ نصرت خدا ہے و مدد لا شریک لہ کے قبضہ نصرت میں ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ واذا استعنت فاستعن باللہ، اور اگر مدد مانگنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ۔ یعنی شکل اور مہیت کے وقت یا اللہ مدد کہا کرو۔ معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے خواہشی ہو یا ولی یا قوت، قلب ہو مدد مانگنا حرام اور ناجائز ہے۔ لہذا پریشانی اور مہیت میں سے یا رسول اللہ ﷺ کہنا، یا شیخ عبد القادر جیلانی مدد، دم دھگیر، تیار سے غازی، دو پاسی، بھٹائی، قلندر شاہ، شہباز قلندر، بابا فرید، علی عریضہ

شمس تبریز، ریشی لال، بہادر بہرا، یک پاسی، پیر گلزی، محمود گودم
 فقیر سلیمان، سنی تھگو، حق بابا، پیر کچی، خاکی شاہ، پیر لیٹو، پیر بشیر
 خواجہ ولی، ککائی بابا، بخاری بابا، بی بی زیارت، بابا زیارت، بابا
 حبیل، سید کریم بابا، سالم شاہ، مست توکل، شیخ تقی، پیر کھلو،
 پیر یحییٰ، پیر تھکی، شیخ حسین بابا، پیر بوگل، شیخ حاجی، شیر خان آقا
 بی بی صاحبہ، پیر دلو، پیر بھیک، ہفت ولی، فقیر ہونک، غوث
 بادشاہ، عزت شاہ، سید مورخ، ملا نوش بابا، شیخ غلام
 ملا کوچک، پیر سنگو، بھٹل فقیر، فقیر کھیل، صوفی شاہ، پیر احمد
 شاہ، پیر عید شاہ، پیر فتح خان شاہ، عبداللہ جان، شیر جوب،
 پیر آلہ یار، خلیفہ شریف، سنی بابا، بابا بلو، پھلوان بابا، پیر فائز
 پیر کپو، پیر ک بابا، فقیر محمد تقی و غیرہ کو شکل اور مصیبت میں پکارنا
 حرام اور ناجائز ہے۔

اگر یہ عقیدہ ہو کہ شی اور ولی ہماری پکاروں کو سنتے ہیں۔
 اور عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہیں تو یہ کفر ہے اور ایسا عقیدہ

دیکھنے والا شخص کافر اور مرتد ہے۔ ان کے ہاتھ کاڑھ حرام ہے اور
مسلمین کو چاہیے کہ عامیت روا اور مشکل کٹا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات
بابرکت کو جانے اور ہر قسم کی معیت اور مشکل میں یا اللہ مدد کیجئے
اس سے کوئی ظاہر ہوا کہ یا رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم اور تھوڑا
ہے اور دیکھنے والا شرک ہے

یا محمد کہنے اور لکھنے کے متعلق سوال و جواب

یا گل فیر۔۔۔۔۔۔ ہم یا محمد کہتے ہیں نیز اپنے مساجد کے قراءوں پر
یا اللہ کے بالمقابل یا محمد بھی لکھا کرتے ہیں اور گروں میں بہترین
کتبوں کی صورت میں یا اللہ کے ساتھ یا محمد بھی کتب پر لکھ دیئے
ہیں اور ہم یا گل اور جاہل طبقہ اسے عشق اور محبت نبوی کی علامت
سمجھتے ہیں۔ مگر آپ دیوبندی حضرات اس سے روکتے اور منع کرتے
ہیں۔ آخر کیوں؟

عادل پیر۔۔۔۔۔۔ آپ کا نام لے کر یا محمد کہنا اور لکھنا بے ادبی ہے

قرآن و سنت سے مخالفت ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَا تَجْعَلُوا دَعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدَعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

ترجمہ: رسول کو اس طرح نہ پکارو جس طرح کہ آپ آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو

اس کی تفسیر میں علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ، لَا تَقُولُوا

يَا مُحَمَّدُ، ترجمہ: "یا محمد نہ کہو" تفسیر منبر میں ہے، اِی لَا تَدْعُوا

رَسُولَ اللَّهِ بِاسْمِهِ بَانَ تَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ۔ تفسیر سورہ صافات

ترجمہ: رسول اللہ کا نام نہ لے کر یا محمد مت پکارا کرو۔

صاحب مظہری اس آیت کے تحت لکھتے ہیں، عن ابن

عباس قال كانوا يقولون يا محمد فأنزل الله تعالى هذا الآية

ترجمہ: حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ لوگ یا محمد کہا کرتے تھے، تو

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔ یعنی یا محمد کہنے سے روک دیا۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے، حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ اس

آیت سے نبیؐ کو بلائے وقت یا محمد سے منع کیا گیا ہے۔ ابن کثیر ص ۲۲

علامہ آلوسیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں، كانوا يقولون

یا محمدؐ یا ابا القاسم فمنها هم الله تعالى عن ذالک۔ ترجمہ۔ لوگ یا محمدؐ یا ابا القاسم کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کہنے سے منع فرمایا۔

صاحب مصارف القرآن! اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں جب تم (صحابہ) رسول اللہؐ کو کسی ضرورت کے تحت بلاؤ یا قائل کرو تو عام لوگوں کی طرح آپؐ کا نام لیکر یا محمدؐ نہ کہو کہ یہ بے ادبی ہے غلط ہے کہ یا محمدؐ کی مخالفت قرآن مجید سے روز بروز مشن کی طرح ظاہر ہے۔ جب صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ کی مقدس اور مہر جماعت کو جبکہ آپؐ سامنے موجود اور حاضر ہوں۔ نفس نفیس خطا منتے ہوں تو یا محمدؐ کہنا منع کیا گیا ہے۔ اس وقت تو بطریق اولیٰ یا محمدؐ کہنا اور لکھنا منع ہے۔ مگر تعجب ہے مشرک مولوی اور مشرک پیر کی جرأت پر کہ قرآن مجید نے تو یا محمدؐ کہنے سے منع فرمایا اور وہ اسے عشق اور محبت نبویؐ کی علامت کہنے سے تمکنا نہیں۔ بتلائے یہ خیانت نہیں، یقیناً خیانت ہے۔ تو یہ مشرک

مولوی اور مشرک پیر بھی دنیا کا بدترین غاش ہے۔ اللہ تعالیٰ
ایسے نجس اور گنہگار عقیدہ رکھنے والے مشرکین کی پال اور دھوکے سے
تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

بِوَحْمِ اللّٰهِ عِبْدًا قَالِ آمِنًا

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کہ متعلق سوال جواب

یا گل فغیر۔۔۔۔۔ ہم ہر آذان سے پہلے بالبعد، الصلوۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ۔ لازمی کہتے ہیں اور اسے ضروری خیال کرتے
ہیں۔ مگر آپ کے دیوبندی حوزہ آذان دیتے وقت قبل از آذان
یا بعد، اس جملوں کے کہنے کا اہتمام نہیں کرتا ہے۔ یہ کیوں؟

عاقلاً پیر۔۔۔۔۔ یہ بدعت ہے دیوبندی سنت کا نام اور کلام
ہے۔ آنحضرت کی شریعت مطہرہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں صحابہ
کرام کے مقدس دور میں بھی اس کا نام و نشان تک نہیں۔

دیوبندی کی آذان، آذانِ بللی ہے نہ کہ آذانِ خیالی یہی قبح
ہے کہ آج بھی عربین شریفین میں آذانِ بللی دے جاتی ہے۔ باقی اگر ان

جسوں کے کہنے والے کا عقیدہ اگر آنحضرتؐ کا ہر جگہ موجود ہو سکتا ہے۔
 یہ کفر ہے۔ اصل میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ
 کے روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا جاتا ہے جو کہ بالمشافہت
 اور ثواب ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، من صلی علیٰ حمد قبر سرور
 رتبه جو شخص میرے روضہ کے پاس آکر درود پڑھتا ہے تو میرے
 ہوں۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا، جو تجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو
 اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

غرضیکہ آنحضرتؐ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنا
 بالمشافہت ترقی درجات اور کلمات اخروی کا ضامن ہے۔ بشرطیکہ وہ
 درود شریف شریعت کے حکم کے مطابق پڑھا اور بھیجا جائے۔ بال
 آذان سے پہلے یا بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ
 مداخلت فی الدین اور بدعت ہے جو کہ واجب ترک ہے۔ مسلمانوں
 کے لئے اتباع سنت خیر نام کا حکم ہے اور بدعت سے نفرت ہے
 کا بدعت کو رد و ناج دینے والے لوگ خواہ مولوی ہوں یا پیر اسلام

الغیب ہے اور نہ ہی ہر جگہ موجود، مکان و مایکون کا علم حاضر خداوند
 ہے۔ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے بہت علوم اور مصارف دیئے ہیں کہ
 وہ کسی اور رسول و نبی کو عطا ہوئے اور نہ ہی کسی ملاک و مقرب کو
 دیو بندی عقیدہ تو یہ ہے کہ،

بعد از خدا بزرگ قوتی قصہ فقر

لیکن اس کے باوجود ہر وقت اور ہر جگہ آپؐ نہ تو حاضر یا غائب اور
 ہی جمع مکان و مایکون کا علم آپؐ کو عطا کیا تھا، بلکہ قرآن و حدیث سے
 آنحضرتؐ کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی ثابت ہوئی ہے، ہم یہاں صرف
 چند آیات قرآنیہ اور چند صحیح احادیث بطور نمونہ عرض کرتے ہیں
 ۱۔ وَلَوْ كُنْتَ اعْلَمُ الْغَيْبُ لَا سْتَكْبَرْتَ مِنَ الْمُنِظِرِ (اعراف)
 ترجمہ: اور اگر میں جانا کرتا غیب کی بات تو بہت خودیاں لیتا۔

آیت مذکورہ میں مطلق علم غیب کی نفی مقصود ہے کہ اگر مجھے
 غیب کی کسی بات کی بھی خبر ہوتی تو میں بہت کچھ منافع حاصل کر لیتا
 اور مجھے کوئی تکلیف نہ ہوتی اور نہ کہیں نقصان پہنچتا۔ حالانکہ تم دیکھتے

ہو کہ میرا حال اس کے خلاف ہے۔ پس اسی سے کہہ لو کہ مجھ کو
غیب کا علم نہیں۔

۱. قل لا اقول لكم خزان الله ولا اعلم الغيب
ترجمہ: تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس خزانے اللہ تعالیٰ
کے اور نہ میں جانو غیب کی بات۔

اس آیت سے بھی ظہر غیب پیغمبر علیہ السلام سے مراد
ہے۔ کہ پیغمبر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کہتا تھا ہے کہ آپ یہ کہہ دیں
میں عالم الغیب نہیں۔ مگر مشرک مولوی بھد ہے کہ آپ کو کان
وما یکنون کا علم دے دیا گیا ہے۔

۲. قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله تعالیٰ
ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود
ہیں (ان میں سے) کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔
اس آیت سے معلوم ہوا کہ زمین اور آسمان میں کوئی
مخلوق خواہ اشیاء ہوں یا فرشتے یا غوث و قطب یا جن ہوں غیب

دان نہیں ہو سکتے۔ غیب کو صرف ایک اللہ وحدہ لا شریک نہ
 ہی جانتا ہے اس لیے کہ علم غیب خاصہ خدا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ
 اپنے آخری نبی کی زبان مبارک سے یہ اعلان کر دیا ہے جس کے کائنات
 میں کوئی مخلوق غیب دان نہیں۔ سوائے اللہ تعالیٰ۔

مگر تعجب ہے مشرک بدعتی مولوی و پیر پر کہ آنحضرتؐ
 کو غیب دان جانتا ہے۔ نہ تو اللہ تعالیٰ سے شرماتا ہے اور نہ ہی
 اس کے رسول مقبولؐ سے اور نہ ہی آخرت کی رسوائی اور ذلت سے
 ۳۔ وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو۔ (انعام)

ترجمہ: غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اس کے سوا ان
 کو کوئی نہیں جانتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیب کے خزانے اللہ
 کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ کسی بھی نبی یا ولی کی ان تک رسائی
 ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ غیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات
 اقدس جانتا ہے۔ اس کے سوا کائنات میں کسی کو بھی غیب کا

علم ہے ہی نہیں۔ غیر اللہ کے لیے خواہ نبی ہو یا ولی علم غیب ثابت کرنا
 محض ہے۔ لہذا کسی پیر و فقیر خواہ حقیقی پیر ہو یا دسی اور جعلی ان کو ولی
 دان جانا حرام ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر اور مرتد ہے۔ جیسکہ
 ہم آگے چل کر قرآن و سنت اور فقہاء اُمت کی روشنی میں روش
 روشن کی طرح ثابت کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۵۔ لَغِيبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ابْصِرْهُ وَاسْمَعْ زَكِيًّا
 ترجمہ: اس کے پاس ہیں چھپے محید آسمان اور زمین کے غیب
 دیکھنا، سنا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ زمین اور آسمان کے غیب کا
 علم کلی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ یعنی ذرہ، ذرہ کائنات کا
 علم غیب صرف اُسی ذات اقدس کیساتھ خاص ہے جو کہ عالم الغیب
 والشہادۃ اس کی صفت ممتازہ اور خاصہ ہے اور کسی مخلوق کے
 لیے خواہ نبی ہو یا فرشتہ یا جن اور ولی، اس میں کوئی حصہ نہیں
 لہذا انبیاءؑ کی جماعت مقدسہ کو نیز اولیاء کرام کو غیب دان جانا

حادث ہے اور ایسے لوگ جاہل اور بے دین ہیں، اگرچہ وہ اپنے
کو برہم خویش مولوی یا پیر کہلاتے ہیں۔

۴۔ یسئلک الناس عن الساعة قل إنما علمها عند الله
ترجمہ: لوگ پوچھتے ہیں تجھ سے قیامت کو، تو کہہ اس کی خبر
اللہ ہی کے پاس۔

اس آیت سے مراد معلوم ہوا کہ قیامت کا علم اللہ کے
سوا کسی بھی مخلوق کو نہیں کہ کب قائم ہوگی۔ نہ ہی اللہ تعالیٰ نے
کسی کو اطلاع دی ہے، جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آنحضرت کو
یقیناً قیامت کے خاص وقت کا علم تھا وہ یقیناً قرآن مجید سے جنگ
اور اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرتے ہیں، ایسے باغی مشرکین سے تعلق
رکھنا اور تشمت و برقاہت کرنا اور ان کی تعظیم کرنا حرام ہے۔
۵۔ یسئلونک عن الساعة ایان مرسلہا، قل إنما علمها عند
ربی لا یجلیہا الا هو۔

ترجمہ: تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ قیامت کس وقت ہے تو کہہ کہ اس

کی خبر تو ہے میرے رب ہی کے پاس۔ وہی کھول دے گا اس
کو اپنے وقت پر۔

جب قیامت کے متعلق آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ وہ کب
آئے گی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جس میں یہ بتلایا گیا کہ قیامت
کے وقت کا علم ذات باری تعالیٰ سے مخصوص ہے اور اسی ذات
پاک کو معلوم ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ کسی بھی آسمانی اور زمینی
مخلوق کو اس کی اطلاع نہیں۔

۸. اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُرْسِلُ الْغَيْثَ وَيُعَلِّمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ
وَمَعَانِدِيْ نَفْسٍ مَا فَا تَكْسِبُ غَدًا. وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِمَا تَأْتِيْ اَرْضًا
تَمُوْتُ. اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (رحمان)

ترجمہ: بے شک اللہ جو ہے اس کے پاس ہے قیامت کی خبر۔
اور اُتارتا ہے بارش اور جاتا ہے ماں کے پیٹ میں اور کوئی جی
نہیں جانتا کیا کرے گا کل اور کوئی جی نہیں جانتا کس زمین میں مرے
گا۔ تحقیق اللہ ہے سب جانتا، خبردار۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں وہ ہیں کہ نہ ان کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے نہ کوئی ان کو پہنچا سکتا ہے۔ پس جو کوئی ان میں سے کسی چیز کے علم کا دعویٰ کرے تو اس نے قرآن کے ساتھ کفر کیا۔ کیونکہ اس نے کھلی مخالفت کی۔

مدۃ القادسی شرح بخاری میں ہے، جو شخص ان پانچ میں سے کسی ایک کے بھی علم کا دعویٰ کرے تو وہ قرآن کا منکر ہے اور گویا اس نے قرآن مجید کے ساتھ کفر کیا ہے۔

وہ احادیث مبارکہ جو نفی علم غیب آنحضرتؐ پر درال ہیں۔

۱۔ عن عائشہؓ قالت من أخبرک ان محمداً یعلم غیباً لقی قال

اللہ تعالیٰ ان اللہ عنده علم الساعة فقد اعظم الغیۃ

ترجمہ: صدیقہ کائنات فرماتی ہیں کہ جو آپ کو یہ کہے کہ آنحضرتؐ پانچ

چیزیں (غیب کی) جانتے تھے تو اس نے بہت بڑا ہمتان باندھا۔

۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰؓ سے آنحضرتؐ

سے علم غیب کی نفی فرمائی ہے۔ مگر مشرک مولوی اور مشرک پیر

بند ہے کہ آنحضرتؐ ماکان و مکون کے عالم تھے، سچ کہا گیا،

بے حیا باشش ہر جہ خواہی کن

۲. عن جابر قال سمعت رسول الله يقول قبل ان يموت بشهر

تسلوني هن الساعة وانما علمها عند الله.

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا۔ آپ

اپنی وفات سے صرف ایک ماہ قبل فرماتے تھے کہ آپ لوگ مجھ سے

قیامت کے متعلق پوچھتے ہو۔ حالانکہ قیامت کا علم صرف اور صرف

خدا ہی کو ہے۔

آنحضرتؐ نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ قیامت کب آئے

گی۔ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پاک

کے پاس قیامت آنے کا علم ہے۔ مگر مشرک مولوی اور مشرک

جعلی پیر نے اس حدیث کے بالمقابل اپنا نظریہ گھڑ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے افراد کے فریب و منحرف مسائل کو محفوظ

رکھے اور اپنے نبی پاکؐ کے فرماں کی مطابقت عقیدہ ایسا نہ کی تو فریق دے۔

۳. عن الروی بنت معوذ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس وعندی جاریتان تغنیان وتقولان، ولینا بنی یعلم ما لی غدا فقال اما هذا فلا تقولاه لایعلم ما لی غدا الا الله.

ترجمہ: رزیقہ بنت معوذ فرماتی ہیں کہ میری شادی کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف فرما ہوئے۔ میرے پاس اس وقت دو لڑکیاں گادہی تھیں ان اشعار میں سے یہ جملہ بھی تھا کہ ہم میں ایسے بنی بھی موجود ہیں جو آئندہ کی باتوں کو جانتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہت کہو۔ کیونکہ مستقبل کی باتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے اپنی طرف فیسب کی باتوں کو نسبت کرنے کو ناجائز فرما کر سستی سے روک ٹوک دیا۔ مگر اندازہ لگائیے مشرک مولوی اور جعلی پیر کے نظریہ اور عقیدہ کا کہ ہر آن اور ہر مکان میں آنحضرتؐ کو حاضر اور ہر پوشیدہ باتوں کو جاننے والا کہنے سے شرماتا نہیں بلکہ فرماتا ہے۔ نیز آنحضرتؐ کے

فیعلات کے مطابق عقیدہ رکھنے والے مومنین کو وہابی کہہ دہم کرنے
کی مذہب کو ششش میں معرف ہے

۳. عن انس كان النبي اذا فقد الرجل شحوبه ثلثة ايام سال
عنه فان كان غائبا وعاله وان كان شاهدا زارة وان كان
مريضاً عاده. (کنز العمال)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ جب کسی کو تین دن
تک نہ دیکھتے تو اُنس کے متعلق پوچھتے۔ پھر اگر معلوم ہوتا کہ وہ غی
باً ہو گیا ہوا ہے تو آپؐ اس کے لیے دعائے خیر فرماتے۔ اگر وہ گھر ہی
میں ہے تو آپؐ بذات خود تشریف لے جاکر اس سے ملے اور اگر معلوم
ہوتا کہ وہ مریض ہے تو اس کی صبح پر سی کے لیے تشریف لے جاتے۔
اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو جمیع
مکان و مایکون کا علم تھا اور نہ آنحضرتؐ کو کسی متعلق در یافت فرمانے
کی ضرورت ہی کیا تھی۔

۵. عن ابن عباس كان النبي لا يعرف فصل السورة حتى

نزل علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام سورتوں کا فصل نہیں جانتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ پر بسم اللہ "نازل ہوا"۔ بسم اللہ کے نزول کے بعد ہی آپؐ سمجھے تھے کہ یہ سورۃ پہلی نازل شدہ سورۃ سے جدا ہے۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو جمع ماکان وما یكون کا علم نہیں تھا۔ ورنہ سورتوں کا باہمی فصل معلوم کرنے کیلئے نزول "بسم اللہ" کی ضرورت نہ ہوتی۔

خلاصہ یہ کہ قرآن و سنت سے بخوبی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کائنات میں خدائے وحدہ لا شریک کے سوا کوئی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا نہیں۔ خواہ نبی ہو یا فرشتہ یا جن خواہ غوث یا قطب ہو یا بزرگ و پیر و فقیر۔ کیونکہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے۔ باقی اگر کسی نبی کو کوئی پوشیدہ چیز، غیب کی باتیں خدا تبارے تو یہ اطلاع علی الغیب ہے۔ اس سے نبی عالم الغیب نہیں کہلاتا۔ ایسی چیزوں

کو بعض مشرک مولوی اور بدعتی پیروں نے دیکھ کر غیوں کو نہ سمجھ کر
 ہمارے مقتدی اور امام الانبیاء محمد کو عالم الغیب کہنے لگے یہ ان کی
 زنی حماقت اور جہالت ہے اور ایسے عقیدے رکھنے والے مشرک
 مولوی اور مشرک پیروں کے بھی نماز نہیں ہوتی۔ اگر بھول سے پڑھ
 بھی لی تو نماز ٹوٹنا ضروری اور واجب ہے۔

اولیاء کرام کی ردھوں کو حاضر کہنے کے متعلق سوال و جواب

باگل فقیر ————— ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کی ردھیں ہر وقت
 حاضر اور سب یکجا جاتی ہیں۔ آپ دیوبندی اس بارے میں کیسے
 کہتے ہیں۔

ماقل پیر ————— ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ باگل فقیر صاحب ایسے
 عقیدے سے فوری توبہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر اس عقیدہ پر موت
 آئی تو کفر پر موت آنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو
 قرآن و سنت کے مطابق عقیدہ رکھنے کی توفیق دے۔

یعنی باگل فقیر صاحب ہم فقہاء اُمت کی طرف رجوع کرتے

ہم نے صرف قادی بزازیہ کے حوالہ نقل کرنے پر اکتفا کر رہے ہیں
 قادی بزازیہ میں ہے، من قال ان ارواح المشائخ
 حاضر تعلم بکفر۔

ترجمہ: جس کا یہ عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کی روہیں حاضر اور سب
 کچھ جانتی ہیں وہ کافر ہے۔

ہذا شہادۃ قلند علی بھویری، بھٹائی، بابا فرید، شمس تپا
 یک پاسی، دو پاسی، فقیر فضل، فقیر الہ یار، خلعہ شریف، ککڑی بابا
 قلندر شاہ، پیر جو نکل، محمود گورام، بابا جنیل، جفت ولی، بابا اول
 خواجہ ولی، بابا زیارت، بی بی زیارت، فقیر لیٹو، پیر بھڑو، خاکی شاہ
 فقیر صیب شاہ، رہیٹی نعل، پیر کھی، پیر کھلو، فقیر مو تنگ، بلا نوش
 پھل جوڑو، شیخ تقی، تقی بابا، خرواری بابا، شیخ بابا، شیخ حاجی، شیخ
 عمر، شیر حب، پیر پنجم، پیر گنجم، دلو بابا، بلو بابا، غوث بادشاہ
 مورینہ بابا، تیار غازی، پیر صابر بابا، پیر سالم بابا، پیر درپہرا، فقیر
 سلیمان، مست توکلی بابا، پیر کھی، پیر مینی، پیر ک بابا، دیوان بابا

۱. صاحب نحر الراقی زین العابدین ابن زینم تحریر کرتے ہیں۔
 لو تخرج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد النكاح و
 يكفر لا عقاده انه صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب
 ترجمہ اگر کسی نے نکاح کرتے وقت اللہ اور اس کے رسول کو گواہ
 بنایا تو نکاح نہیں ہوگا اور ایسا شخص کافر ہوگا کیونکہ اس کا یہ اعتقاد
 ہے کہ آنحضرت عیسیٰ و ان میں۔

غور کیجئے فقیر اسی زینم آنحضرت کے متعلق غیب دلنے
 عقیدہ رکھنے والے کو رد لوگ العاطلین کا فرکہہ رہے ہیں۔ باوجودیکہ
 فقہاء کی جماعت فتویٰ کفر دیتے ہیں بہت محتاط ہے مگر اس
 عقیدہ رکھنے والے شخص کو بلا تامل کافر کہہ رہی ہے۔
 ۲. ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔

وذكر الخليفة تصريحاً بالتكفير باعتقاد النبي يعلم
 الغيب۔ (شرح فقاہر)

ترجمہ ۱. فقہاء احناف نے تصریح کی ہے آنحضرت کے متعلق یہ اعتقاد

رکھنا کتابِ غیب جانتے تھے یہ کفر ہے۔

۳۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں، رجل متزوج امرأة بغير شہود فقال الرجل للمرأة، خذوا وانتم براگواہ کر دیم، قالوا نیکوت کفر الائنہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وهو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت۔ (فتاویٰ رضویہ)

ترجمہ: ایک آدمی نے گواہوں کے بغیر کسی عورت سے نکاح کیا اور نکاح کے وقت یہ کہا کہ ہم نے خدا اور اس کے رسول کو گواہ بنایا ہے۔ فقہاء نے کہا کہ یہ کہنا کفر ہے۔ اسلئے کہ اس شخص نے یہ اعتقاد رکھ لیا کہ رسول کریم عالم الغیب میں۔ حالانکہ نئی زندگی میں جب غیب دان نہیں تھے تو وفات کے بعد کیے غیب دان ہو سکتے ہیں۔ دیکھئے قاضی خان قالیگاہہ کہ تمام فقہاء کے قول کو نفل کر رہے ہیں کہ تمام فقہاء کرام ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص کو متفقہ طور پر کفر کہہ رہے ہیں۔ مگر مشرک مولوی پر حیرت ہے کہ اپنے کو حنفی کہلانے

اور ضحیت کا دعویٰ کرنے کے باوجود فقہائے احناف کے عقیدہ کے خلاف
ایسا نیا کفریہ عقیدہ گھڑ کر اس پر مصر اور بغداد ہے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ فقہ
مذہب امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل کا بھی اس بارے
میں متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص آنحضرت کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ آپ
علم غیب جانتے تھے وہ کافر اور مرتد ہے۔

عزیزانہ مذاہب اربعہ کے فقہاء، محدثین، مفسرین نے ایسا
عقیدہ رکھنے والے کو قطعی کافر کہا ہے۔ لیکن تعجب ہے مشرک مولوی
پر کہ یہ عقیدہ رکھ کر بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔

اے اعرابی! یہی راہ کہ قومی ردی قبرستان است
مزید یہ کہ اگر آنحضرتؐ غیب دان ہیں تو قرآن مجید کی وحی
کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ جو غیب دان ہوتا ہے وہ نہ کسی سے سیکھتا
ہے اور نہ وحی کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی تعلیم کی ضرورت ہوتی
ہے۔ اور قیامت میں جب آنحضرتؐ بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہوں گے
اس وقت اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کو وہ کلمات حمد سکھائیں گے جو خاص

ہیں۔ اگر نبی کریمؐ غیب دان ہیں تو قیامت میں کیوں سکھایا جائے گا۔ قیامت میں تو وہ تعلیم حاصل کرے جو غیب دان نہ ہو۔ اگر آنحضرتؐ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو معراج کیسے ہوا۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی سے آسمانوں اور عرش تک موجود تھے اور آنحضرتؐ نے ہجرت کی ہے یا نہیں۔ اگر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی ہے تو حاضر و ناظر کیسے ہوئے یا ہجرت کا انکار لازم آئے گا۔

اگر آنحضرتؐ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو سفر میں نماز قصر کیوں پڑھتے ہیں۔ کیونکہ جو ہر جگہ موجود ہوتا ہے وہ نماز قصر نہیں کرتا۔ اگر آنحضرتؐ ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہیں تو پھر تم نماز کیوں پڑھتے ہو اور ضرر پہنچو کروا عطا و تعزیر کیوں کرتے ہو۔ کیا آپ کی امامت اور واعظ و تعزیر آنحضرتؐ سے بڑھ کر اور زیادہ ہے یا حضورؐ نے آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ اگر آنحضرتؐ ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہیں تو بلند آواز سے درود شریف کیوں پڑھتے۔ حالانکہ حضورؐ کی موجودگی اور مجلس میں آواز بلند کرنے سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔

اگر حضور ہر جگہ موجود اور عیب دان ہیں تو معراج سے وہی
 پریشانی نے بیت المقدس کے بابت سوال کیا تو آپ پریشان
 کیوں ہوئے اور اتنی پریشانی کی ضرورت ہی کیا۔ اگر آنحضرت
 عیب دان اور حاضر ہر جگہ ہیں تو غزوہ بنی معطلق میں بی بی عائشہ
 صدیقہ کبھی گم ہو کر تلاش کرنے کی کیا ضرورت۔ مگر تلاش کے باوجود
 یاد کا نہ ملنا، چہ معنی دارد، حالانکہ وہاں اونٹ کے پیچھے بڑا ہوا تھا۔
 اگر آنحضرت عیب دان اور حاضر ہر جگہ ہیں تو مسئلہ کلا صحابہ
 کرام کو جاسوسی کے لیے بھیجا کیا مطلب۔ اگر آنحضرت عالم العیب
 اور ہر جگہ موجود ہیں تو یہودی عورت کی طرف زہر آلود گوشت کیوں
 تناول فرمایا۔ جس کے کھانے سے چند صحابہ شہید بھی ہوئے۔
 اگر آنحضرت عالم العیب اور ہر جگہ موجود ہیں تو بی بی عائشہ
 صدیقہ پختہ لگنے کی صورت میں پریشانی کیوں نظر آتے ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نزدیک آنحضرتؐ کو عالم
الغیب کہنے والا کافر ہے

یا علی فقیہ۔۔۔۔۔ اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میں تو شیخ عبدالقادر جیلانی تھا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے ؟
عاقلاً ہر۔۔۔۔۔ جو شخص کسی نبی یا اول یا فرشتہ اور جن یا کسی پیر
فقیہ کو کارساز اور ولیب دان جانتا ہے اور انگو میستوں میں پکارتا
ہے ، حاجت روا اور مشکل کشا کہتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ
وہ ہماری تمام پکاروں کو سنتے جانتے ہیں اور ہمارے کام کو دالیتے ہیں
انکے متعلق شیخ عبدالقادر جیلانی کا فتویٰ یہ ہے کہ وہ کافر اور مشرک
ہے ۔ ان کا کوئی نکاح نہیں اور فرماتے ہیں کہ جبکہ آنحضرت کے
متعلق یہ اعتقاد ہے کہ وہ بھی مہربان سنتے اور جانتے ہیں وہ بھی
کافر ہے ۔

من يعتقد أن محمداً ^{عليه} الغيب فهو كافر لأن علم الغيب صفة
مختصة بالله سبحانه (مقدم جوامع القرآن ص ١٢٠ بولدمراء الحقيقة ص ١٢٠)

جناب ہاگل فقیر صاحب معلوم ہوا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
 کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے، ایسا شخص برہم ٹولیس
 حضرت جیلانیؒ سے دن میں سو مرتبہ عفت کا دم کیوں نہ بھرتا ہوا دم
 ماہ کی تصویریں تاریخ کو حضرت جیلانیؒ کے نام پر دودھ کے گئی ہوئے گولہ
 نہ مضحکہ کتا ہو۔ ہر حال میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اسے کافر کہتے ہیں۔
آنحضرتؐ کے نور یا بشر ہونے کے متعلق سوال اور جواب

ہاگل فقیر۔۔۔۔۔ آنحضرتؐ نور ہیں یا بشر؟

عاقل پیر۔۔۔۔۔ آنحضرتؐ نور بھی ہیں اور بشر بھی۔

ہاگل فقیر۔۔۔۔۔ یہ کیسے کہ نور بھی ہوں اور بشر بھی؟

عاقل پیر۔۔۔۔۔ آپؐ پیدائش اور خلقت کے لحاظ سے بشر بلکہ

سید البشر اور خیر البشر ہیں اور صفت اور ہدایت کے لحاظ سے آپؐ

نور ہیں۔ غلامہ یہ کہ آپؐ کی ذات بشر یعنی انسان ہیں اور آپؐ

کی صفت نور یعنی نور ہدایت ہیں۔

ہاگل فقیر۔۔۔۔۔ قرآن مجید میں آنحضرتؐ بشریت یعنی انسان

ہونے کا ثبوت ہے ؟

ماقل پیر — بے شمار قرآنی آیات آپ کی بشریتِ انسان ہونے پر دلائل کرتی ہیں۔ یہاں چند آیات بطور نمونہ مشت نمونہ غرور سے پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ. (پہلے تم سمجھاؤ، ترجمہ: تو کہہ میں بھی آدمی ہوں مجھے تم مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود نہ خدا ہے۔)

یہاں آیت میں نبی کی زبان اور فتنان سے آپ کی بشریت یعنی انسان کا نص صریح سے اعلان ہو رہا ہے اور قیامت تک اعلان ہوتا رہے گا اور یہ بھی ذہن نشین اور یاد رہے کہ منہ نص کا منکر کافر ہے۔ لہذا آنحضرتؐ کی بشریت کا انکار کرنے والا کافر ہے اگرچہ وہ اپنے آپ کو کفر سے بچانے کیلئے ہزاروں تاویلوں اور حیلوں سے کام کیوں نہ لے۔

۲۔ قُلْ سَمْعَانُ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَ سُوْدَا (پہلے سورہ بنی اسرائیلؑ)

ترجمہ: تو کہ سبحان اللہ۔ میں تو نہیں مگر ایک آدمی بھیجا ہوا
 غلام یہ ہے کہ مجھے پہلے پتہ نہیں آئے اور وہ آدمی مجھے
 واپس کو خدائی کے اختیارات حاصل نہیں تو میں بھی ایک آدمی ہوں
 اپنا فرض رسالت پورا کر رہا ہوں۔ یہاں سے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر
 اعلان کروا رہے ہیں کہ آپ اپنی بشریت دنیا والوں کے سامنے
 کو رہی کہ میں ایک انسان ہوں۔

مگر مشرک مومنوں کو خدائی اعلان پر یقین اور بعد میں
 اس سے پہلے تو آنحضرت کو شکر نہیں کہتا۔

۲۔ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۚ
 (قرآن مجید، ترجمہ: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں
 رسول ان ہی کی جنس سے۔

وضاحت: یعنی انہی کی جنس اور قوم کا ایک آدمی رسول
 بنا کر بھیجا۔ جس کے پاس نبیٹھا، بات چیت کرنا، زبان سمجھنا اور
 قسم کی انوار و برکات کا استفادہ کرنا آسان ہے۔ اس کے احوال

انلاق، سوانح زندگی، امانت و دیانت، خدا ترسی اور پاک باری سے
 وہ خوب طرح واقف ہیں۔ اپنی ہی قوم اور کئے سے جب معجزات ظہور
 ہوتے دیکھتے ہیں تو یقین لائے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے۔ فرض
 کردہ کوئی جن یا فرشتہ رسول بنا کر بھیجا جاتا تو معجزات دیکھ کر یہ خیال
 کر لیتا مگر تھا کہ جو کہ جنس بشر سے جدا لگاتہ مخلوق ہے۔ شاید توفیق
 اس کی خاص صورت توفیق اور طبیعت جنس و ملکیت کا نتیجہ ہو
 ۴۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم (پہ تو یہ آیت) (تفسیر طبرانی ص ۱۵۰)
 ترجمہ: آیا ہے تمہارے پاس رسول جو تمہاری جنس (بشر) سے ہے۔
 اس آیت سے بھی آنحضرتؐ کی بشریت یعنی انسان ہونا
 ثابت ہے۔

یہ تو اختصار صرف چند آیات و سس کی گئی ہیں جن سے آنحضرتؐ
 کا آدمی ہونا و زبردشن کی طرح واضح ہے۔ اسی طرح بے شمار آیات
 ہیں جن میں نبی علیہ السلام کی بشریت کا ثبوت ہے۔
 ہاگل فقیر ————— کیا حدیث شریف میں آنحضرتؐ کی بشریت کا

ثبوت ہے؟

عادل پیر۔۔۔۔۔ بے شمار اور ان گنت احادیث جناب نبی کریم ﷺ بشریت پر دلائل کر رہی ہیں۔ طوالت کا خوف دامن گیر ہونے کی وجہ صرف چند احادیث کے ذکر پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احادیث کو ذریعہ ہدایت بنائے

۱۔ عن ام سلمہؓ رسول اللہ قال انما انا بشر وانکم تختمون انی کاذب
بعضکم ان یکون الحق محبت من بعض فاقضی لہ

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے قبضے (مٹکڑے) سے کریمؐ سے پاس آتے ہو۔ ممکن ہے تم میں کوئی شخص اپنے دلائل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ فصیح اور بیان کا حامل ہو اور یہی اسکا بیان سُن کر اسی کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ لہذا وہ شخص کہ میں جس کے حق میں کسی ایسی چیز کا فیصلہ کر دوں جو حقیقت میں اس کے بھائی مسلمان کی ہو۔ اس چیز کو نہ لے کیونکہ (ایسی صورت میں گواہی

میں اسکے حق میں آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کروں گا۔ مشکوٰۃ اور ابواب
 وضاحت: ہمیں ایک انسان ہوں کے ذریعہ اس طرف
 اشارہ مقصود ہے کہ سہو اور نسیان کسی انسان سے بعید نہیں ہے
 انسان کی فطرت اور وضع بشری کا تقاضا یہ ہے کہ وہ کسی معاملہ کے
 صرف اسی پہلو کو دیکھے جو ظاہری طور پر عیاں ہو اور اس کے متعلق
 اسی بات کو قبول کرے جو ایک کھلی ہوئی دلیل کی صورت میں اس
 کے سامنے آئے اور چرک میں بھی ایک انسان ہوں اور اس کیفیت
 سے وہ تمام احکام و عوارض لے کر پیش آئے ہیں جو بشریت کا خاصہ
 ہے اور جن کا تعلق انسانی جبلت سے ہے (اسلامی نقطہ نظر) اس حدیث شریف
 سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ انسان ہیں اور انسان ہونے کا خود آنحضرتؐ
 اعلان فرما رہے ہیں کہ مسلمانوں کو تو آنحضرتؐ کے قول سے پر
 ہنکتہ یقین اور ایمان ہے۔ اگر کسی کو آنحضرتؐ کے انسان ہونے میں
 شک ہو تو ایسے شخص کے ایمان مشکوک ہے۔ ایسے کہ ایسا شخص
 منکر حدیث کہلاتا ہے اور منکر حدیث باتفاق امت کافر ہے۔ لہذا بشر

ابن کا انکار بھی کفر

۴. وعن رافع بن خديج قال قدم بنو المدينة وهم يزعمون ان علي بن ابي طالب
ما تصنعون قالوا انما نصنع قال لعليكم لولم تفعلوا كان خيرا فذكره
فنفعت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشئ من امر
دينكم فافعلوا واذا امرتكم بشئ من رايي فامضوا انا بشر انكروا مسلم
ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت
مریض تشریف لائے اس وقت مدینہ کے لوگ کھجور کے دھنوں میں نم
کیا کرتے تھے۔ آنحضرت نے (یہ دیکھ کر) فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو۔ اہل
مدینہ نے عرض کیا، ہم ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو ہتر ہو۔ چنانچہ لوگوں نے (آپ کا یہ ارشاد سن
کر) اسے چھوڑ دیا اور اس سال پھل کم آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس
کا تذکرہ آنحضرت سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، میں بھی ایک انسان
ہوں لہذا جب میں تمہیں کسی ایسی چیز کا حکم دوں جو تمہارے دین
کی ہو تو اسے قبول کر لو اور جب میں کوئی بات اپنی عقل سے تمہیں
بتاؤں تو سمجھ لو کہ میں بھی انسان ہوں۔ (مشکوۃ بحوالہ مسلم)

وضاحت: آخر حدیث میں آنحضرتؐ کے ارشاد کا معنی
یہ ہے کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ دنیاوی اسباب کے سلسلہ
میں مجھ سے خطا بھی واقع ہو سکتی ہے، اور صواب بھی۔ مگر میں کسی
دنیاوی معاملے میں اپنی کسی ایسی اجتہادی رائے کا اظہار کروں جو
وحی کے زیرِ حکم نہ ہو تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے (ظاہر حق چاہئے)
۳۰ حضرت انسؓ راوی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: "قبر میں دو قبرستان
آتے ہیں،" فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل لمحمد، یعنی
مردے سے پوچھتے ہیں کہ تم اس شخص محمدؐ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔
وضاحت: اس حدیث میں آنحضرتؐ کو الرجل سے تعبیر
کیا گیا ہے اور رجل کے معنی آدمی کے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ
آنحضرتؐ انسان ہیں۔ جناب بنی کریمؐ کی بشریت کا اقرار حقاقت اور جہالت
ہے۔

۳۱ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ راوی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:
إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ إِنِّي كَمَا تَنفُونَ فَأَذَانِيْتُ فذَكَرُونِي

ترجمہ ۱۔ میں بھی تو انسان ہوں۔ جس طرح تم بھولتے ہو اسی طرح
 بھی بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلایا کرو
 ۵۔ حضرت انس بن مالکؓ راوی ہیں کہ ام سلمہؓ نے آنحضرتؐ سے
 فرمایا، میں نے اپنے رب ذوالجلال سے عرض کیا،

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضِيْ لِمَا يَرْضِي الْبَشَرُ وَ اَغْضَبُ لِمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ
 ترجمہ ۱۔ تحقیق میں بھی ایک انسان ہوں خوش ہوتا ہوں
 جس طرح انسان خوش ہوتا ہے اور میں ناراض ہوتا ہوں جسا
 کہ انسان ناراض ہوتے ہیں (مسلم)

یہاں حدیث شریف کا مقصود ہی جملہ ذکر کیا گیا۔ جس سے
 آنحضرتؐ کی بشریت صاف صاف ظاہر ہے۔

جناب پاگل فقیر صاحب یہ چند احادیث پیش کی گئی ہیں
 جن سے آپؐ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ آنحضرتؐ کی بشریت یعنی انسان
 ہونا ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے۔ مگر خدا وادھت تعالیٰ
 کا کوئی علاج ہی نہیں۔

مزید کہ اگر نبی کو نور من نور اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات سے
 نور مانا جائے تو آنحضرت کو خدا مانا ہوگا کیونکہ یہ مسلم بات اور حقیقت ہے
 کہ جب سمندر یا دریا کے پانی سے کم یا زیادہ پانی جدا کیا جائے تو صوب
 پانی کہلائے گا۔ اس طرح جو خدا سے نکلا یا الگ کیا ہوا ہے وہ بھی خدا
 کہلائے گا۔ پھر اگر نبی نور ہیں تو انکی آل اور اولاد بھی نور ہوں گی۔ جیسا
 کہ اگر ایک چراغ سے کئی چراغ روشن کئے جائیں تو وہ چراغ ہی کہلائے
 گئے۔ پھر تو سارے دنیا کے منور ہو جائیں گے کیونکہ آنحضرت کا رشتہ گہری
 ہے کہ کل نقی نقی فہو آل۔ یعنی ہر حقیقی اور ہر میر کا رشتہ نبی کی آل ہے۔
 اس سے ثابت ہوا کہ کتبہ ارض پر نور ہی نور رہتے اور بستے ہی
 پائل فقیر صاحب یہود اور نصاریٰ نے بھی بعینہ اسی طرح کیا کہ پہلے
 نبیوں کو خدا کا بیٹا قرار دیکر پھر خود خدا کے بیٹے بن بیٹھے۔ تو آپ حضرات
 نے بھی نبی کو نور کہہ کر دراصل خود نورانی بن بیٹھے اور پھر نعرہ لگایا کہ،
 نورانی نور ہے، ہر بلا دور ہے۔ مگر حقیقت پورھی تو نعرہ لگانے میں آپ
 کو دھوکا لگا ہے۔ کیونکہ اصل میں آپ کو یوں نعرہ لگانا پاپا ہیے تھا کہ،

نورانی نور ہے مگر تو عید و سنت سے دور ہے۔

پاگل فقیر صاحب، نور نہ تو کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور نہ ہی شادی کرنا کرتا ہے۔ مگر آنحضرتؐ کھاتے پیتے تھے اور ازواجِ مطہرات اور اولاد کے مالک تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک شیعوں کا فریہ

پاگل فقیر — ہمارے امام اعظم ابو حنیفہؒ شیعوں کے متعلق کب فرماتے ہیں؟

عاقلاً پیر — اے امام اعظم ابو حنیفہؒ! رافضی یعنی شیعوں کا فریہ ہے۔ مگر پاگل فقیر صاحب آپ حنفی ہونے کے دھویدار ہونے کے وجود شیعوں سے آپ لوگوں کے بڑے مراسم ہیں۔ آپ ان کی مجالس میں اور وہ آپ کی مجالسوں میں اور جلوسوں میں شریک ہو کر ایک دوسرے سے محبت اور بھائی چارہ کا اظہار کرتے ہو اور ان جلوسوں اور جلسوں میں سنی، شیعہ بھائی، بھائی کے پر جوش نعرے بھی لگتے ہیں۔ مگر جس ایک نجب ضرور لائق ہے کہ اصحاب رسولؐ کے دشمنوں سے دوستی اور

محبت کا دم بھرنے والا عاشق رسول کیسے بن سکتا۔ ہمارا دیوبندی ملک
اور محنت یقین یہ ہے کہ جو شخص صحابہ کرام کا دشمن ہے وہ آنحضرت کا بددلی
دشمن ہے اور جو شخص آنحضرت کا دشمن ہو وہ براہ راست ضلع ہوگا
برتر کا دشمن ہے اور خدا نے وعدہ لا شریک لہ کے دشمنوں کی سزا
دورخ ہے۔

تو جناب ہائل فقیر صاحب دوزخیوں سے دوستی اور تعلق
آپ کو مبارک ہو۔ دلیے بھی کہاوت ہے، الجنس میل الی الجنس،
حوالہ ملاحظہ کیجئے چنانچہ سوانحی مرقہ میں ہے، فاذا قال ابو حنیفہ
بتکفیر من ینکر امامت العدیق فتکفیر لا عنہ عندہ اولیٰ۔
ترجمہ: جب امام اعظم نے صدیق اکبرؓ کی خلافت کے منکر
کو کافر کہا ہے تو صدیق اکبرؓ پر لعنت بھیجنے والا تو بطریق اولیٰ ان کے
نزدیک کافر ہوگا۔ (سوانحی مرقہ)

امام مالکؒ کے نزدیک صحابہؓ سے بغض رکھنے والا کافر ہے
ہائل فقیر۔۔۔۔۔ امام مالکؒ کا شیعوں کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

ماقل پیر — امام مالک نے شیعوں کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا ہے امام

سواق مرقہ میں مذکور ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں،

مَنْ غَاظَ الصَّخَابَةَ فَهُوَ كَافِرٌ (سواق مرقہ ص ۱)

ترجمہ۔ جو شخص صخابہ سے بغض اور عداوت رکھے وہ کافر ہے۔

اور الشافعی عیاض میں ہے، وقال مالک بن انس

وغيره من ابغض الصخابه وسبهم فليس له في المسلمين حق

ترجمہ۔ امام مالک اور دیگر فقہاء نے فرمایا کہ جو شخص صخابہ سے

بغض رکھے یا انکو گالی دے اسکا مال نے میں کچھ بھی حصہ نہیں۔

امام شافعی کے نزدیک شیعہ کافر اور مرتد ہے۔

یاہل فخر — امام شافعی کا شیعوں کے متعلق کیا رائے ہے؟

ماقل پیر — امام موصوف نے بھی دوسرے آئمہ کرام کی طرح

شیعوں کو کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ سواق مرقہ میں مرقوم ہے۔

ومن ثم وافقه الشافعي في قوله بكفرهم (سواق مرقہ ص ۱)

ترجمہ۔ امام شافعی نے بھی اتفاق کرتے ہوئے شیعوں کو کافر کیا ہے۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی رافضی
کافر اور مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ نیز امام شافعیؒ نے
رافضیوں کو بہت بڑا چھوٹا بھی قرار دیا ہے چنانچہ امام شافعیؒ فرماتے
ہیں کہ، عاریت قومنا اشہب بالرور من الرافضۃ۔

یعنی رافضیوں سے تمہ کو گھوٹ بولنے والے میں نے نہیں
دیکھے ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے شیعوں کو اسلام سے خارج قرار دیا
پاگل فقیر۔۔۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک شیعوں کو اسلام سے خارج قرار دیا
عاقل پیر۔۔۔ ائمہ ثلاثہ کی طرح حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے
دیکھنا بھی شیعوں کو اسلام سے خارج ہیں۔ چنانچہ مسام
اسلول میں ہے، من شتم أبابکر وعمر وعابسة ما أراہ علی
الاسلام۔

ترجمہ۔ امام احمد فرماتے ہیں، جو شخص ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عائشہؓ کو گالی دے
میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا۔

امام احمد ہر ایسے شخص کو مسلمان نہیں کہتا جو صحابہ کرام کے
 مقدس، مطہر جہالت پر تبرا اور شتم بازی کرتا ہے۔ تعجب تو اس
 مولوی حضرات پر ہے جو ایسے منحوس شخص کو مسلمان کہنے پر بغض
 مگر وہ یاد رکھیں کہ ان کا علی مقام حضرت امام احمد بن حنبل
 سے زیادہ نہیں۔

امام ربانی شیخ احمد مجد الف ثانی کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔
 یا مغل فیر۔۔۔۔۔ مجد الف ثانی کا شیعوں کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟
 عاقل پیر۔۔۔۔۔ مجد الف ثانی شیخین یعنی ابو بکر و عمرؓ کو برا بھلا
 کہنے اور ان سے بغض رکھنے والے کو کافر کہا ہے۔ چنانچہ وہ کفر
 میں، بغض ایشان کفر است۔۔۔۔۔ سب شیخین کفر است و احوال
 صحیحہ براں دال است۔

ترجمہ: حضرت ابو بکر و عمرؓ سے بغض و سب و شتم کرنا کفر ہے اس
 پر احادیث صحیحہ دال ہیں۔

بدعتی مولوی کی امامت کے متعلق سوال و جواب

پاگل خیر — کیا بدعتی کے چھ نماز پڑھنا جائز ہے، کیا بدعتی امامت کے قابل ہے؟

ماقل پیر — ہرگز جائز نہیں کیونکہ آج کل بدعتی گروہ کے عقائد حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ لہذا ان کے چھ نماز نہیں ہوتی البتہ اگر کوئی بدعتی شرکیہ عقائد نہ رکھتا ہو بلکہ موعود ہو۔ صرف نتیجہ، چالیسواں وغیرہ جیسا بدعتی عقائد ہو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ یہ ایسے بدعتی کا حکم ہے جو مشرک نہ ہو۔ آج کل جو بدعتی مولوی ہیں وہ نرا مشرک ہیں۔ ان کے چھ نماز قطعاً نہیں ہوتی۔ اگر حصول سے پڑھ لی تو اعادہ نماز ضروری ہے

(مسائل امامت ص ۸۵، بحوالہ اہل السنۃ الفتنی)

آخر میں بارگاہِ ابرہی میں دستِ دعا میں کہ اللہ تعالیٰ ہماری
 اس مختصر سی محنت کو شرف قبولیت سے نوازا کر اسے ذریعہ ہدایت
 بنا کر ہمارے لیے ذخیرہ آخرت بنائے آمین یا اللہ العالمین بحمدہ
 سید المرسلین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ
 واصحابہ الطاہرین والطین۔

امام غلام غوث اربابِ نبویؐ من رحمہ

۸ ربیع الثانی
 ۱۴۴۹ھ

نام اللہ رب العزت نبویؐ ہمارے معراج العلوم مستور ملک ہر مہمان۔

(مؤلف کی دیگر تالیفات)

1. براہین دیوبندی
2. محفل میلا دو سنت پیدا عت
3. بدعت اور ائمہ عت کی حقیقت
4. قربانی کے فضائل و مسائل
5. رمضان المبارک کے فضائل و مسائل